طاقت و قوت سے صرف نظر کریں۔ اگر "کچھ لو اور کچھ دو" کے اصول کی بنیاد پر حکومت اور حزبِ اختلاف کے درمیان مذاکرات نہ ہوئے تو جمود اور تعطل کے ٹوٹنے کا کوئی امکان نہیں۔ یہ اس لحاظ سے اہم ہے کہ موجودہ حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد سے ملک کی حالت میں کوئی بہتری نہیں آئی ہے۔ دوشنبہ میں روسی اور تاجک فوج کے گشت میں اضافہ ہوگیا ہے نیز دوشنبہ اور اس کے مضافات میں کرفیو کا دورانیہ طویل تر کر دیا گیا ہے۔ بنیادی انسانی حقوق پامال کیے جا رہے ہیں۔ اختلاف کرنے والوں کو بلاوجہ جیل بھیج دیا جاتا ہے۔ "بنیاد پرست" کہلائے جانے کے خوف سے تاجک مہاجرین وطن واپس لوٹنے کا حوصلہ نہیں رکھتے۔ افغانستان کے داخلی مسائل کے باوجود افغانوں کی طرف سے دکھائی جانی والی ہمدردیوں کی بناء پر تاجک مہاجرین افغانستان میں اپنے آپ کو زیادہ محفوظ سمجھتے ہیں۔

ملک کی اقتصادی صورتِ حال دگرگوں ہے اور حکومت اپنی ساکھ گنوا رہی ہے۔ "ریاستی اقتصادیات" کی جگہ "مافیا اقتصادیات" نے لے لی ہے۔ ملک میں پھیلی ہوئی بے یقینی کی وجہ سے غیر ملکی سرمایہ کار سرمایہ لگانے میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہے ہیں۔ غیر ملکی نمائندے کہتے ہیں کہ ملک "مطلق العنان لٹیروں" کے قبضے میں ہے۔

حکومت کے لیے حزبِ اختلاف کا پیغام یہ ہے کہ حزبِ اختلاف کے ارکان "غیر ملکی" یا "کاغذی شیر" نہیں ہیں اور تاجک ہونے کی حیثیت سے انہیں بھی ملک کے مستقبل کی فکر ہے۔ مبصرین کے مطابق ملک کا کم از کم پندرہ فیصد رقبہ تاجک مجاہدین کے قبضہ میں ہے جہاں سے وہ، مقامی لوگوں کی مدد سے، اپنی جنگ جاری رکھ سکتے ہیں۔ (بہ شکریہ سنٹرل ایشیا بریف، لیسٹر، برطانیہ)

# "اسلامی بنیاد پرستی" اور "یورو ایشین یونین"
## ازبک وزارت دفاع کی نظر میں

ازبکستان کے وزیر دفاع لیفٹیننٹ جنرل رستم احمدوف نے خبردار کیا ہے کہ "اسلامی بنیاد پرستوں کی طرف سے [حکومت پر] پڑنے والا دباؤ ملک کو عدم استحکام سے دوچار کر سکتا ہے۔ ازبک وزیر دفاع نے کہا "یہ حقیقت اب راز نہیں رہی ہے کہ ملک کے دشمن ہماری راہ میں ہر قسم کی رکاوٹیں کھڑی کر رہے ہیں۔ حکومت کو دھمکیاں دینے، اس پر دباؤ ڈالنے اور خلاف حقیقت افواہیں پھیلانے کے ذریعے یہ ملک دشمن [بنیاد پرست] معاشرہ میں ٹکراؤ اور تصادم کی تخم ریزی کر رہے ہیں۔ اور اس طریقے سے یہ بنیاد پرست ہمیں "اسلامی بنیاد پرستی" کے حلقہ میں زبردستی دھکیلنا چاہتے ہیں"۔

باقی صفحہ ۳۱ پر